حافظ صہیب احمد

فضائل ذکر اللہ از روئے قرآن و حدیث

نحمده و نصلی علی رسو له الکریم..... امابعد..... فاعوذ
بالله من الشیطن الرجیم- بسم الله الرحمن الرحیم "مثل کلمة
طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت و فرعها فی السماء (القرآن)

ترجمہ: "پاکیزہ کلمہ کی مثال پاکیزہ درخت کی سی ہے جس کی جڑیں زمین میں ہیں اور چوٹی آسمان تک پہنچی ہوئی ہے"

کلمہ طیبہ اسلام کا بنیادی رکن ہے- جو کہ مسلمان اور کافر کے درمیان حد فاصل ہے- کلمہ طیبہ کے دو جزو ہیں پہلے جزو میں اللہ کی وحدانیت اور غیر اللہ کا انکار ہے اور دوسرے جزو میں رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کے آخری الزمان پیغمبر کا اقرار ہے- اللہ تعالیٰ عزوجل کے پاک نام میں جو خیر و برکت، لذت و حلاوت، سرور و راحت ہے وہ کسی ایسے شخص سے مخفی نہیں جو اس پاک نام کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے- اور ایک زمانے سے اسے حرز جان بنائے ہوئے ہے- "تو لطف این بادہ نہ دانی بخدا تانہ چشتی"

خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "الا بذکر الله تطمئن ا لقلوب" (سورہ رعد)

ترجمہ: خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ذکر میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے دل تسکین پاتے ہیں-

فضیلت یا اہمیت کلمہ طیبہ از روئے قرآن کریم:

قرآن حکیم، احادیث رسول ﷺ اور بزرگوں کے اقوال و احوال اس پاک ذکر کی ترغیب و تحریص سے بھرے پڑے ہیں- اس پاک ذکر کے انوار و تجلیات سے بقعہ عالم نورانی ہے-

(۱) ارشاد خداوندی ہے فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون -
(سورۃ البقرۃ)

ترجمہ: پس تم میری یاد کرو میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو، میری ناشکری نہ کرو (سورہ بقرہ رکوع نمبر ۱۸)

(۲) واذکر اسم ربک و تبتل الیہ تبتیلا (سورۃ المزمل)

ترجمہ: یعنی اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کریں اور تمام جہان سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

(۳) ولذکر اللہ اکبر (عنکبوت)

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔

(۴) واذکرو اللہ کثیرا لعلکم تفلحون (سورہ جمعہ) ترجمہ: اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(۵) یاایھا الذی امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا و سبحواہ بکرۃ و اصیلا (سورہ احزاب) ترجمہ: اے ایمان والوں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

(۶) ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین (زخرف) ترجمہ: جو شخص رحمان کے ذکر سے (جان بوجھ کر) اندھا بن جائے ہم اس کے لیے شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہ اس پر مسلط ہو جاتا ہے اور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔

(۷) قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی (سورہ الاعلی) ترجمہ: بے شک وہ شخص بامراد ہو گیا جو (برے اخلاق سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔

(۸) ومن یعرض عن ذکر ربہ یسلکہ عذابا صعدا (سورۃ الجن) ترجمہ: جو شخص اپنے رب کی یاد سے اعراض کرے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

-(۹) منافقوں کی علامت بیان کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں:

لا یذکرون اللہ الا قلیلا (سورہ نساء) ترجمہ: وہ اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔

(۱۰) ایمان داروں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں کہ!

یاایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا ذکر بہت کرو۔

(۱۱) انہی کے متعلق فرمایا! الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم ترجمہ: وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یا لیٹے ہوں۔

(۱۲) ایمان داروں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون○ الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون○ اولئک ھم المومنون حقا لھم درجت عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم (سورۃ انفال)

ترجمہ: مومن وہ وہی ہیں کہ جب (ان کے پاس) اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں وہ لوگ جو نماز قائم کرتے (پڑھتے) ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں (ہماری راہ میں خرچ کرنا انہیں محبوب ہے) یہی سچے اور پکے ایمان والے ہیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں درجات ہیں گناہوں سے معافی ہے اور اچھا رزق ہے۔

(۱۳) ایک مقام پر ذاکرین کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں:

واذا یتلی علیھم یخرون للاذقان سجدا و یقولون سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا۔ ویخرون للاذقان یبکون و یزیدھم خشوعا (سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدوں میں گر جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا پروردگار (وعدہ خلافی) نقص عیب سے پاک ہے اور

ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور قرآن سے ان کا خشوع بڑھ جاتا ہے۔

(۱۴) ذاکرین کے لیے اللہ فرماتے ہیں:

والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعداللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما (سورہ احزاب)

ترجمہ: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ان سب کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(۱۵) دوسری جگہ فرمایا:

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم و قلوبھم الی ذکر اللہ ذالک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء (سورہ زمر)

ترجمہ: اللہ نے بڑا عمدہ کلام (قرآن شریف) نازل فرمایا جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دھرائی گئی۔ جس سے ان لوگوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت فرما دیتا ہے۔

(۱۶) ذکر سے غافل لوگوں کے متعلق اللہ فرماتے ہیں:

فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین (سورہ زمر)

ترجمہ: پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

فضیلت کلمہ طیبہ از روئے حدیث:

احادیث شریفہ میں اس کثرت کے ساتھ ذکر کی فضیلت وارد ہوئی ہے کہ اس کا شمار کرنا اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر پر اکتفا کی جائے گی۔

وفیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ-

(۱) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان للجنۃ ثمانیۃ ابواب واحد منھا للذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات (سنن)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان میں ایک دروازے صرف اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے خاص ہے-

(۲) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ لیس یتحسر اھل الجنۃ الا علی ساعۃ مرت بھم بغیر ذکر اللہ (سنن)

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں داخل ہو جانے کے بعد اہل جنت کو کسی چیز کا قلق نہیں ہوتا بجز اس گھڑی کے جو اللہ پاک کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی-

(۳) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسولؐ اللہ اذا مررتھم بریاض الجنۃ فارتعوا قالو ماریاض الجنۃ قال حلق الذکر (ترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو ان کے پھل کھا لیا کرو- صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جنت کے باغات کون سے ہیں؟ فرمایا ذکر الٰہی کے حلقے-

(۴) عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھوالرحمن الرحیم و فاتحۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھوالحیی القیوم

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے والھکم الہ واحد اور سورۃ آل عمران کی پہلی آیت میں-

(۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام اذکار میں سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل الحمد للہ ہے۔

افضل الذکر لا الہ الا اللہ

وافضل الدعاء الحمد للہ

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انہ قال قال موسی علیہ السلام علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک بہ قال قل لا الہ الا اللہ قال یارب کل عبادک یقول ھذا قال قل لا الہ الا اللہ قال انما ارید شیئا تخصنی بہ قال یموسی لو ان السموت السبع والارضین السبع تکون فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الہ الا اللہ۔

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا مجھے کوئی ایسا ورد تعلیم فرمائیں جس سے میں آپ کو یاد کروں اور پکارا کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا لا الہ الا اللہ کہا کرو۔

عرض کیا! اے میرے پروردگار یہ تو ساری دنیا کہتی ہے۔ ارشاد ہوا لا الہ الا اللہ کہا کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا! اے میرے رب میں تو ایسی چیز مانگتا ہوں جو میرے لیے خاص ہو۔ فرمایا اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لا الہ الا اللہ رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا بھاری ثابت ہوگا۔

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو کلمات مبارکہ ہیں جو اللہ کو بہت محبوب ہیں زبان پر نہایت ہلکے اور ترازو میں بہت

بھاری ہیں و کلمات مبارکہ یہ ہیں- سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم-

(٨) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ قال مکتوب علی باب الجنة انني انا اللہ لا الہ الا انا لا اعذب من قالها-

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جس نے اس کلمہ کو کہا میں اس کو عذاب نہیں کروں گا-

(٩) عن ابی هریرةؓ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما قال عبد لا الہ الا اللہ الا فُتِحت لہ ابواب السماء حتی یفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر (ترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: ابو ہریرۃؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہ سے بچتا رہے-

(١٠) عن ابی هریرةؓ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ جددوا ایمانکم قیل یا رسول اللہ کیف نجدد ایماننا قال اکثروا قول لا الہ الا اللہ (احمد، طبرانی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنھم کو) اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو- صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایمان کی تجدید کس طرح کریں- ارشاد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھتے رہا کرو-

(١١) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من عبد قال لا الہ الا اللہ فی ساعة من لیل او نہار الا طمست ما فی الصحیحة من السیات حتی تسکن الی مثلها من الحسنات (رواہ ابو یعلی کذا فی الترغیب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ! جو کوئی

بندہ کسی وقت بھی دن یا رات میں لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے نامہ اعمال سے برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں-

(۱۲) عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من عبد یقول اذا امسی واذا اصبح ثلاثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیه یوم القیامة (احمد، ترمذی)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا! کہ جو مسلمان صبح و شام ان کلمات کو تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اوپر لازم فرمائیں گے کہ وہ قیامت کے دن اس مسلمان کو راضی کرے (یعنی اس کو خوش کرے) اور وہ کلمات یہ ہیں رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا

(۱۳) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ من قال حین یاوی الی فراشه استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحیی القیوم واتوب الیه ثلاث مرات غفر اللہ له ذنوبه وان کانت مثل زبد البحر او عدد رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ایام الدنیا (ترمذی) قال ہذا حدیث غریب) ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص سوتے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ کہے اللہ اس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں اگر وہ سمندر کی جھاگ کے برابر عالج کی (ایک جنگل کا نام ہے جہاں کثرت سے ریت ہے) ریت کے ذروں کے برابر یا درخت کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں وہ کلمات یہ ہیں- استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحیی القیوم واتوب الیه-

(۱۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سامال افضل ہے جس کا ذخیرہ بنائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

افضله لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجة مومنة (ترمذی- ابن ماجہ - احمد)

ترجمہ: سب سے بہتر ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومنہ (نیک)

بیوی۔

(۱۵) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کاجر حجة و عمرة قال قال رسول اللہ تامة، تامة، تامة (ترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ جس شخص نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی اور وہ سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ اور پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرہ کا، پورے حج اور عمرہ کا۔ پورے حج اور عمرہ کا۔

(۱۶) حدیث میں آتا ہے کہ تم جانتے ہو کہ ابراہیم علیہ السلام کیوں اللہ کے خلیل ہوئے۔ وہ صبح و شام یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتے تھے۔ فسبحان اللہ حین تمسون و حین تصبحون و له الحمد فی السموت والارض و عشیا و حین تظهرون (ابوداؤد)

(۱۷) حدیث کے اندر آتا ہے کہ لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرة الکلام بغیر ذکر اللہ تعالی قسوه للقلب وان ابعد الناس من اللہ تعالی القلب القاسی (ترمذی)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا! کہ ایسی کلام کثرت سے نہ کیا کرو جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو۔ کیونکہ بغیر ذکر اللہ کے کلام قلب کی قساوت (دل کی سختی) کی نشانی ہے اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے سب سے دور قاسی القلب ہے۔

(۱۸) حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لا عدوی ولا طیرة و یعینی الفال قیل یارسول اللہ ﷺ ما الفال؟ قال کلمة طیبة (بخاری)

چونکہ آج کل اطراف اکناف میں بدحالی اور اضمحلالی کا دور دورہ ہے ہر کوئی

اضطراب قلب اور بے چینی کا شاکی ہے اس کلمہ طیبہ کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ان پریشان حال لوگوں (خواہ ان) کی پریشانی انفرادی ہے یا اجتماعی اپنے درد کی دوا معلوم کریں اللہ کے ذکر کی برکت سے ویران بستان آباد ہوں گے۔ ناشاد دل شاد ہوں گے۔ دل و دنیا کا تعلق اللہ سے قائم ہو جائے گا اور غافل لوگ اللہ کے طرف متوجہ ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

اللہ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

بقیہ زندگی کا مقصد

ایسے منصوبہ کو یقینی طور پر ایسا ہونا چاہیے جو انسان کی امتیازی حیثیت کے عین مطابق ہو۔ جو انسان کو اس کی اصل خصوصیت کے اعتبار سے ترقی اور کامیابی کے مقام کی طرف لے جانے والا ہو۔ خدا کا عبد بننا اپنی حیثیت واقعی کا اعتراف کرنا ہے اور اپنی حیثیت واقعی کا اعتراف ہی انسان کا سب سے بڑا مقصد ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔